نعت کی انجمن

المسمّٰی بہ

چمن در چمن

قمر امینی

تنویر قمر

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ!

نام کتاب : نعت کی انجمن المسمّٰی بہ چمن در چمن۔

مصنفین : **قمرؔ امینی اور تنویرؔ قمر**

ترتیب : شیخ ناظر الامین ایم۔اے۔بی۔ایڈ۔

سالِ اشاعت : ۲۰۰۲ء

تعداد : ۵۰۰

ہدیہ : دس-/10 روپے۔

سرورق : شیخ رونق فاضل

کمپیوٹر گرافکس : سید نثار احمد نثارؔ

ناشر : سعید پبلکیشنز، مدنپلی۔آندھرا پردیش۔

حضرت خواجہ سیّد شاہ یداللّٰہ محمدمحمد الحسینی چشتی القادری صاحب کی دعاؤں سے شائع شدہ۔

ملنے کے پتے

۱۔ شیخ ناظر الامین، مکان نمبر 6-237-A-2-11-1 ٹمپل اسٹریٹ، مدنپلی، اے۔پی۔ پن 517 325

۲۔ ادارۂ غالب، تکیہ معصوم شاہ، مومن پورہ، ناگ پور۔440 018

۳۔ شہ میریہ اکیڈمی 5-208، فورٹ اسٹریٹ، کڑپہ۔516 001

۴۔ مولا کا پہاڑ، کلچرل پوسٹ، ضلع چتور، آندھرا پردیش۔517 297

۵۔ بھارت بک ہاؤز، دکنی پیٹ، مدنپلی۔آندھرا پردیش۔517 325

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ہم اپنے اس نعتیہ مجموعے کو اپنی نورِ چشمی شِیر خوار
شیخ مُنیرہ عارف کے نام معنون کرتے ہیں۔
جو اس دنیا میں صرف تین ماہ اور تیرہ دن زندہ رہ کر اللہ کو پیاری ہو گئی۔
اور ہمکو داغِ مُفارقت دے گئی۔

بارگاہِ رب العزت میں ہم دُعا گو ہیں کہ
بطفیلِ سرکارِ دو عالمؐ مرحومہ بچّی کو کروٹ کروٹ
جنّت نصیب ہو۔
آمین!

قمرؔ امینی
تنویرؔ قمر

اک طائرانہ نظر ۔ قمرؔ امینی پر

جناب قمرؔ امینی صاحب سے میری پہلی ملاقات آستانہ مخدوم اللہ کڈپہ شریف کے سالانہ طرحی مشاعرہ ۱۹۶۲ء میں ہوئی تھی اور یہ ملاقات دوستی کی شکل اختیار کئے ہوئے آج تک جاری و ساری ہے۔

موصوف کا تعلق ایک علمی ادبی گھرانے سے ہے۔ اِن کی والدہ ماجدہ شاعرہ تھیں اور رحمتؔ تخلص فرماتی تھیں اور اِن کی اہلیہ بھی شاعرہ ہیں جو اپنا تخلص تنویرؔ فرماتی ہیں جن کی چار پانچ نعتیں اِس کتاب میں شامل ہیں۔

جناب قمرؔ امینی صاحب آندھرا پردیش علاقہ رائل سیما ضلع چتور مقام گرم کنڈہ کے ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ شعر کہنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ ادبی رسائل میں اِن کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے۔ مخصوص طور پر اِس علاقے میں ادبی انجمنوں اور مشاعروں کے انعقاد میں اِن کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ موصوف ایک اچھے ناظمِ مشاعرہ بھی ہیں۔

یوں تو موصوف کے چھوٹے گلدستے شائع ہو چکے ہیں مگر اِن کا مجموعۂ غزلیات 'طوافِ غزل' ۱۹۹۸ء کے آخر میں حیدر آباد سے شائع ہوا۔

ہم دونوں خواجہ تاش بھائی ہیں اور ہمکوا مینِ فن، مسیح الشعراء حضرت شارقؔ جمال صاحب، ناگ پوری سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ ہم دونوں کئی مشاعروں میں پڑھ چکے ہیں اور پڑھنے میں ایک انفرادیت رکھتے ہیں۔

اب یہ نعتیہ شعری مجموعہ 'نعت کی انجمن' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضورؐ سے اِن کا عشق کیا ہے؟ اِن کی محبت و عقیدت کی گہرائی کہاں تک ہے بخوبی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہر اک شعر لفظی خوبیوں کے ساتھ ساتھ معنوی خوبیوں کا بھی ضامن ہے۔

یوں تو نعتیہ شاعری کی ابتداء عربی زبان سے ہوئی۔ عربی زبان کے شعراء کرام حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن زبیر اور حضرت حسان بن ثابت وغیرہ مشہور ہیں۔ اِس کے بعد عربی نعتیہ کلام کو معارف کیا۔ فارسی کے پہلے نعت گو شاعر فخر الدین اسد ایرانی مانے جاتے ہیں۔ اُردو زبان میں نعتیہ شاعری فارسی کی مرہونِ منت ہے۔

بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ بطفیلِ سرکارِ شہ لولاکؐ جناب قمرؔ امینی صاحب کو شعر و سخن اور ادبی خدمات کا صلہ ملتا ہی رہے۔ آمین!

امید کہ عاشقانِ رسولؐ اِس کی خوب پذیرائی فرمائیں گے۔

برقؔ شہ میری، کڑپوی۔

قمرؔ امینی ۔ ایک تعارف

جناب قمرؔ امینی صاحب ریاستِ آندھراپردیش، علاقۂ رائل سیما ضلع چتور، "گرم کنڈہ" نامی ایک قدیم قصبہ کے باشندے ہیں۔ اِس مقام کو تاریخی کتاب سلطنتِ خداداد میں اِس کا نام ظفر آباد بتایا گیا ہے۔ یہاں نواب و سلاطین کی حکومت رہی ہے اور بہت سے اولیاء کرام نے اِس کو اپنا مسکن بنایا ہے۔ ایک صوفی بزرگ جامع دکنی حضرت شاہ کمال الدین چشتی القادری مخاریؒ شعری تصنیف مخزن العرفان کے مصنف بھی یہاں آرام فرما ہیں۔ یہ مقام علم وادب کا مرکز ہے۔ یہاں کی علمی فضا نے کئی چھوٹے بڑے فنکار پیدا کئے اور جناب قمرؔ امینی صاحب اِس محفلِ شعروادب کے روشن چراغ ہیں۔

جناب قمرؔ امینی صاحب کا پیدائشی نام بابا فخر الدین ہے اور یہ ایک وظیفہ یاب مدرس ہیں۔ میں موصوف کو تقریباً تیس ۳۰ سال سے جانتا ہوں۔ یہ خلوصیت اور اپنائیت کے پیکر ہیں اور اپنے اندر ایک خاص مزاج رکھتے ہیں۔ اِن کی زندگی سادہ ہے اور قدیم شاعری کے دلدادہ ہیں۔ اِن کے کلام سے دل و دماغ روشن ہو جاتا ہے۔ جذبات میں ڈوب کر شعر کہتے ہیں۔ اِن کا دل عشق کی دولت سے مالا مال ہے۔ بنیادی طور پر یہ غزل گو شاعر ہیں۔

آپ کا کلام اب تک چھوٹے چھوٹے گل دستوں کی شکل میں فیروز بک ڈپو بنگلور کی جانب سے شائع ہوتا رہا ہے اور ادبی جرائد و رسائل میں وقتاً فوقتاً ان کا نعتیہ کلام اور غزلیات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اُردو اکادمی حیدرآباد کے جزوی مالی تعاون سے ۱۹۹۸ء میں ایک مجموعہ غزلیات طوافِ غزل منظر عام پر آیا اور انجمنِ ترقی اُردو ہند شاخ مدنپلی نے اِنھیں انیس الشعراء کے خطاب سے نوازا۔

گلستانِ ادب میں ہر گل مسکرا کے ہی زندہ رہتا ہے یہ اس کی اپنی قوت ہے اِسے کوئی دوسری طاقت روک نہیں سکتی۔

یہ نعت کی انجمن نعتیہ کلام کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ موصوف کو حضورِ اکرم ﷺ سے کتنی والہانہ محبت و عقیدت اور عشق ہے۔

یہ اتفاق کی بات ہے کہ قمرؔ امینی صاحب کی رفیق حیات بھی شاعرہ ہیں اور اپنا تخلص تنویرؔ فرماتی ہیں اس طرح یہ خاندان علم وادب اور شعر و سخن کا گہوارہ ہونے میں انکار کی گنجائش نہیں رکھتا۔

بالآخر بارگاہِ ایزدی میں دست بہ دُعا ہوں کہ خدا اِن کے فن میں پختگی اور عشق میں تابندگی بخشے اور آسمانِ شعر و سخن پر قمر بن کر چمکیں۔ آمین!

ایک شاعر ہے ضلع چتّور کا　　شخص ہر اک اس کو ہے پہچانتا
نام فخر الدین تخلص ہے قمرؔ　　شاعری کے فن کو بہتر جانتا

قاضی محمد شاکر اللہ لطیفی۔ ایم۔اے۔اردو
گریڈ I اردو منشی مدنپلی، آندھرا پردیش

عرضِ ناشر

بفضلِ رتی آندھراپردیش، ضلع چتّور مقام مِلی ۲۰۰۱ء میں سعید پبلیکیشنز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اردو شعروادب کی خدمات انجام دینے کی غرض سے ہی اسے ایجاد کیا گیا ہے۔ شعری تخلیقات اور تصانیف کی ترتیب واشاعت اِس کے اہم مقاصد رہیں۔

اِس ادبی ادارہ کی جانب سے جناب قمرؔ امینی اور تنویرؔ قمر کے نعتیہ شعری تخلیق 'نعت کی انجمن' کے نام سے پہلی اشاعت کی جارہی ہے۔

جناب قمرؔ امینی صاحب ایک علمی ادبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن کے آباواجداد تجارت پیشہ تھے مگر والدہ ماجدہ صوفیہ ہونے کے باوجود شریعت کی پابند تھیں۔ اور شاعرہ تھیں۔ نانا محترم سعیدؔ تخلص فرماتے تھے اسی بناپر قمرؔ امینی کو شعروشاعری کا ذوق ماں کی طرف سے ورثہ میں ملا ہے۔ اس کے ماسوا بچپن ہی سے ادبی ماحول نصیب ہونے پر اِن کے اندر جذبہ شاعری جاگ اُٹھا اور یہ شعروسخن کی طرف تیزی سے گامزن ہیں۔

قمرؔ امینی صاحب کئی ادبی وشعری انجمنوں سے اپنا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں۔ موصوف کا کلام کئی ادبی رسائل میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ اِس علاقے کے مبتدی شعراء کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ موصوف زندہ دل انسان ہیں۔ خلوص اِن کی خاص صفت ہے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔

قمرؔ امینی صاحب تقریباً ۴۰ سال درس وتدریس سے وابستہ رہ کر ۱۹۹۵ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر معتکف ہیں۔ موصوف غزل گو شاعر ہونے کے باوجود عشقِ رسولؐ سے سرشار ہیں۔ قمرؔ امینی کے غزلیات کا مجموعہ 'طوافِ غزل' ۱۹۹۸ء میں منظرِ عام پر آچکا ہے۔

سعید پبلیکیشنز کو بڑی مسرت محسوس ہورہی ہے کہ ' نعت کی انجمن ' کی اشاعت ہمارے ادارہ کی جانب سے ہورہی ہے۔

مزید مسرت یہ ہے کہ جناب قمرؔ امینی صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی شاعرہ ہیں اور اپنا تخلص تنویرؔ فرماتی ہیں جن کی پانچ عدد نعتیں اِس تصنیف میں شامل ہیں۔

اُمید کہ ' نعت کی انجمن ' کے اشعار پڑھکر عاشقانِ رسولؐ اپنے ایمان میں تازگی پائیں گے اور سعید پبلیکیشنز کی ہمت افزائی فرمائیں گے۔

سید عبدالعظیم

سعید پبلیکیشنز

بھارت بُک ہاؤز، دکنی پیٹ، مدنپلی پوسٹ، پِن کوڈ: ۵۱۷ ۳۲۵

ضلع چِتّور آندھرا پردیش

ہماری اپنی بات

ہم دونوں مشترکہ طور پر ذیل کے چند سطور قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر
ہیں۔ دونوں کو امینِ فن مسیح الشعراء حضرت شارقؔ جمال صاحب ناگ پوری سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

ملازمت کی وجہ ہمارا قیام کئی مقامات پر رہا اور کلام کا غزات کی صورت میں ایک جگہ نہیں رہا۔ ذ
کتب سے ہمارے فرزندِ ارجمند شیخ ناظر الامین سلمہٗ ایم۔اے۔بی۔ایڈ۔ نے خود کی محنت سے صرف نعتیہ کا
کو اکٹھا کیا اور اسطرح اشاعت کے لئے راہ ہموار ہوئی۔

محترم جناب برقؔ کڑپوی اور مولوی محمد شاکر اللہ صاحب لطیفی دونوں صاحبوں نے ہماری تصنیف
نعت کی انجمن کے لئے اپنے تاثرات سے نواز کر اِسکی اہمیت میں اضافہ کیا۔

تقدس مآب محترم المقام حضرت خواجہ سید شاہ یداللہ محمد محمد الحسینی چشتی القادری صاحب مدظ
العالی سرپرست مولا کا پہاڑ کلچرل و خازن خواجہ سید شاہ یداللہ حسینی سوسائٹی [رجسٹرڈ] نے نعت کی انجمن
اشاعت کے لئے ازراہِ کرم مخصوص دعا فرمائی۔

جناب عزیزم سید نثار احمد نثارؔ نے سرورق اور کمپیوٹر کے کام کو عدیم الفرصتی کے باوجود حسن و خو
سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

سعید پبلیکیشنز نے ہماری شعری نعتیہ تخلیق نعت کی انجمن کو طباعت و اشاعت کرنے کی ساری ذ
داریاں قبول فرمائی۔

اِس تصنیف کی اشاعت کے لئے جن جن حضرات نے دامے، درمے، سخنے اور قدمے تعاون فرمایا
تمام کا نام بہ نام شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم دونوں خصوصی طور پر محترم برقؔ صاحب، مولوی محمد شاکر اللہ صاح
لطیفی صاحب، نثارؔ صاحب تقدس مآب حضرت خواجہ سید شاہ یداللہ محمد محمد الحسینی صاحب کے دل
گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہیں۔

آخر میں سعید پبلیکیشنز مدنپلی کے اراکین کا بھی شکریہ ادا کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

قارئین سے اِتنی گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے نیک مشوروں اور تاثرات سے نوازیں۔

بارگاہِ رب العالمین میں ہم دونوں دست بہ دُعا ہیں کہ نعت کی انجمن کے اشعار ہماری نجات کا ذریعہ
جائیں، آمین! بجاہِ سید المرسلینؐ!!

قمرؔ امینی، تنویرؔ قمر

پتہ: 1-11-2-A-237-6 ٹمپل اسٹریٹ ایکسٹنشن،
پن کوڈ نمبر: ۵۱۷۳۲۵ ضلع چتور، آندھرا پردیش۔ فون: 08571-26096

حمد باری تعالی

یہ زمیں تیری، آسماں تیرا
اے خدا، ہے یہ کُل جہاں تیرا

کیوں کہیں، ہے پتہ کہاں تیرا
سب میں موجود ہے، نشاں تیرا

چار جانب، وجود ہے تیرا
ہر طرف، جلوہ ہے عیاں تیرا

دیکھنے کے لئے، نظر ہو اگر
ملتا ہے، ہر جگہ نشاں تیرا

پنج وقتہ نماز، شاہد ہے
سر ہے میرا، اور آستاں تیرا

ہے قمرؔ کے قلم کا ایک کمال
ہے جو تحریر میں، بیاں تیرا

نعتِ شریف

احمد مرسلؐ، نورِ مجسّم صلّ اللہ علیہِ وسلم
مظہرِ قدرت، فخرِ آدم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

آپ کا جسم ہے، جسمِ اطہر، جسکا سایہ نہیں ہے زمیں پر
سب کی زباں پر، ہے یہی پیہم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

نور علیٰ نور آپ کی ہستی، کیوں نہ کہیں ہم، بستی بستی
کرکے ادب سے، اپنا سر خم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

کوچۂ بطحیٰ خُلد سے بڑھ کر، کیونکہ وہاں ہے، روضۂ اطہر
کیوں نہ وہاں ہو، سب کا سر خم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

آپ کا حُسن ہے، حُسنِ مکمل، آپ کا جلوہ، جلوۂ کامل
آپ پہ قُرباں، دونوں عالم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

وہ ہیں قمرؔ بخشش کا سہارا، حشر میں ہوگا اُنکا نظارا
کہئے گا نعتِ سرورِ عالم، صلّ اللہ علیہِ وسلم

نعتِ شریف

صدائیں دے رہے ہیں غم کے مارے یارسول اللہؐ
سہارا چاہتے ہیں، بے سہارے یا رسول اللہؐ

سفینہ آگیا ہے میرا طوفانِ حوادث میں
لگادیجے اُسے آکر کنارے یا رسول اللہؐ

خدا کے واسطے، سب کی مُرادیں پودی کردیجے
کھڑے ہیں دیر سے،دامن پسارے یا رسول اللہؐ

مدینے کی فضا میں، مسکرانے کی تمنا ہے
کبھی تو پُورے ہوں ارماں ہمارے یا رسول اللہؐ

ہمیں بھی بخش دو آقاؐ، شرف اپنی حضوری کا
کہ ہم بھی ہیں غلاموں میں تمہارے یارسول اللہؐ

نہ دھن دولت، حکومت، جاہ و حشمت چاہئے ہم کو
رہیں آنکھوں میں طیبہ کے نظارے یا رسول اللہؐ

قمر کب تک رہے گا، یوں ہی بیمارِ غمِ فُرقت
بہیں گے تاب کے اشکوں کے دھارے یارسول اللہؐ

نعتِ شریف

خدا کے خاص بندے ہو، خدا کے رازداں تم ہو
مفسر عشق کے، حُسنِ ازل کے ترجماں تم ہو

میں اپنے دل کی گہرائی میں، تم کو ڈھونڈ لیتا ہوں
مجھے معلوم ہے، جلوہ فروزِ دوجہاں تم ہو

اسے ہوتی ہے حق کی معرفت، جو دیکھ لے تم کو
شریعت کے، طریقت کے، حقیقت کے نشاں تم ہو

محیطِ وسعتِ کون و مکاں ہے جلوۂ ہستی
کہوں کیسے فقط، مسند نشینِ آسماں تم ہو

حجابِ دل اُلٹتے ہی، عجب جلوہ نمائی ہے
خدا تم میں سمایا ہے، خدائی میں عیاں تم ہو

قیامت میں قیامت اور اک برپا نہ ہو جائے
قمر جب چیخ اُٹھے گا، کہاں تم ہو کہاں تم ہو

نعتِ شریف

جو ہم پہ لُطفِ رسولِ انامؐ ہو جائے
مدینے ہی میں ہمارا قیام ہو جائے

ہماری زیست کا یوں اختتام ہو جائے
سحر ہو مکّہ میں بطحیٰ میں شام ہو جائے

سفر کا اِس طرح اپنے نظام ہو جائے
قدم قدم پہ درود و سلام ہو جائے

ملے جو گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں اے زاہد
ہماری پیاس بھی کوثر بہ جام ہو جائے

رہے نہ خوفِ جہنم، اُسے نہ حشر کا ڈر
جو سچّے دل سے نبیؐ کا غلام ہو جائے

کسی کا صحنِ حرم میں ہو ذکر صبح و مسا
مرا مدینے میں قصّہ تمام ہو جائے

نظر میں روضۂ اقدس ہو، ہاتھ میں قُرآں
قمرؔ کی زیست کا یوں اختتام ہو جائے

نعتِ شریف

یا شفیع اممؐ ، ہو نگاہِ کرم، چھوڑ کر آپ کا در کدھر جائیں گے
آپکے جلوۂ رُخ کی حسرت لئے، ہم کسی روز سرکار مر جائیں گے

یاحبیبِ خداؐ، سرورِ انبیاؐ، تاجدارِ دو عالمؐ، شفیع الوریٰؐ
اپنے کوچے کی مٹّی ہی دے دیجئے، خالی دامن ہمارے یہ بھر جائیں گے

ہجر کا غم ہمیں اب گوارا نہیں، اب یہاں کوئی اپنا سہارا نہیں
ساری دنیا میں کوئی ہمارا نہیں، غم کے مارے ہوئے ہیں کدھر جائیں گے

آیا حج کا مہینہ، ہیں بے تاب ہم، دور ہو جائیں مدّت کے رنج و الم
سبز گنبد کا منظر نگاہوں میں ہو، چار دن زیست کے ہیں گذر جائیں گے

اپنا دربار دُر بار دکھلایئے، ہم غریبوں کو بھی شاہ اپنایئے
اک نگاہِ کرم آپ کی ہو گئی، تو مقدّر ہمارے سنور جائیں گے

اے دلِ مضطرب اب مدینے چلیں، میہماں سرورِ انبیاؐ کے بنیں
اہلِ بطحیٰ کی صحبت میں کچھ دن رہیں، حق شناسی کے جوہر ابھر جائیں گے

ساقئیِ حوضِ کوثرؐ، اِدھر بھی نظر، کتنے عرصے سے ہے تشنہ لب یہ قمرؔ
لیجئے جلد للہ اُس کی خبر، دِن بہاروں کے یوں ہی گذر جائیں گے

نعتِ شریف

نہ تم زمیں کے لئے، ہو نہ آسماں کے لےء
چراغ راہِ ہدایت ہو، تم جہاں کے لئے

خدا سے ملنے کو تم جو گئے شبِ معراج
شرف یہ کم نہ تھا کچھ اہلِ آسماں کے لئے

حضورؐ آپ ہیں مخصوص ہیں خدا کے نبیؐ
وجود آپؐ کا رحمت ہے' دوجہاں کے لئے

تمہاری یاد عبادت سے کم نہیں' سچ ہے
تمہارا ذکر ہی کافی ہے' دو جہاں کے لئے

جنابِ خضرؑ بھی ممنون آپ کے ہوں گے
حضورؐ آپ تو رہبر ہیں ہر زماں کے لئے

اُجالا آپ سے پاتے ہیں لوگ دُنیا ہیں
ہے نور، آپ کا لاریب کل، جہاں کے لئے

عقیدہ ہے یہ قمرؔ میرا اور ایماں ہے
جہاں نبیؐ کے لئے ہے' نبی جہاں کیلئے

نعتِ شریف

نُور مکّہ میں جب ظہور ہُوا
ظلمتوں کا غرور دُور ہُوا

گِر پڑے بُت کدوں میں بُت سارے
گھر یثرب میں چُور چُور ہُوا

ایک اُنگلی کے ہی اشارے پر
چاند دو ٹکڑوں میں ضرور ہُوا

رُخِ زیبا پہ صدقے دونوں جہاں
نُور ہی نُور رُخِ حضور ہُوا

لعنت اُس پر ہے روزِ محشر تک
کفر پر جس کو بھی غرور ہُوا

مجھ میں پیدا قمرؔ بفضلِ خدا
نعت کہنے کا اب شعور ہُوا

نعتِ شریف

بہت گھبرا گیا ہوں، اُن سے رہ کر دُور، جینے سے
بُلا کر مجھ کو طیبہ میں لگالو اپنے سینے سے

یہی اُمّید لے کر جی رہا ہوں، ہند میں اب تک
کہ شاید حکم دیں سرکارؐ آنے کا مدینے سے

جِلا آئینۂ دل کو ملا کرتی ہے حاجی کے
نئی اک زندگی پاتے ہیں یہ حج کے مہینے سے

میں تشنہ لب ہوں آقاؐ، کربلا والوں کا صدقہ دو
بُجھے کیا تشنگی میری بھلا کوثر کے پینے سے

میں مکّہ کو چلا جاؤں، مٹوں جاکر مدینے میں
خدا سے ہے دُعا ہر کام ہو جائے قرینے سے

کوئی طوفان سے کہدے، اِدھر کا رُخ نہ فرمائے
اُلجھنا کھیل بچّوں کا نہیں میرے سفینے سے

قمرؔ یہ میرا ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ ہے
کوئی خوشبو نہیں بڑھکر، محمدؐ کے پسینے سے

نعتِ شریف

ابتدا ہیں رسولؐ، انتہا ہیں رسولؐ
حق کی یہ بات ہے، حق نُما ہیں رسولؐ

ایک گُل ہے خدا، اُسکی خوشبو نبیؐ
مہکے گلشن کی مہکی فضا ہیں رسولؐ

کیوں نہ ہو آپؐ پر، صدقے کُل کائنات
خالقِ کُل کا جب مدّعا ہیں رسولؐ

اللہ اور بندہ کیا ہیں، بقا اور فنا
جوڑنے کا انہیں سلسلہ ہیں رسولؐ

جانئے گا احد اور احمدؐ کا فرق
کب یہ ہم نے کہا ہے، خدا ہیں رسولؐ

یہ جہاں یہ زماں، گرچہ اک ناؤ ہے
اور اُس ناؤ کے نا خدا ہیں رسولؐ

کیوں نہ اُن سے ملے ہم کو راہِ خدا
مصطفےٰؐ اور حبیبِ خدا ہیں رسولؐ

عشقِ احمدؐ ہے سب سے بڑی بندگی
اے قمرؔ جانیئے گا، کہ کیا ہیں رسولؐ

نعتِ شریف

یا حبیبِ خداؐ، یا شفیع الاممؐ، ہو اِدھر آپؐ کی ایک نظرِ کرم
سر پہ طوفان ہے، چاروں رُخ پر ہیں غم، ڈگمگانے لگے ہیں ہمارے قدم

آپؐ کا ہے خدا، کائنات آپؐ کی، آپؐ کا صدقہ عالم کے سارے جنم
آپؐ کی ہے زمیں، آسماں آپؐ کا آپؐ کا ہے یہ سب آپؐ کا ہے حرم

رحمتِ دو جہاںؐ، مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ، کتنے گنوائیں آخر خطاب آپؐ کے
قبر میں حشر میں، ہر زماں ہر مکاں، آپؐ رکھ لیجئے گا ہمارا بھرم

وسعتیں اور اونچائیاں آپؐ کی، کون سمجھے کہ سمجھے گا کوئی نہیں
لکھ سکیں گے نہ توصیف پھر بھی اگر ساری دُنیا کے یکجا ہوں کاغز قلم

کوئی ثانی نہیں، کوئی سایا نہیں، دونوں عالم میں اک آپؐ بے مثل ہیں
اے قمرؔ ہر مسلمان کہتا ہے یہ، ہو نگاہِ کرم، ہو نگاہِ کرم

نعتِ شریف

ہے زباں پر تمہارا ہی نام
ہو کرم آج خیر الانامؐ

اِس طرح ہو مرا انتظام
صبح کعبہ، مدینے میں شام

میں نہیں، ہے یہ قرآں کی بات
دونوں عالم میں اُن کا نظام

لُطف کی ہو، اِدھر اک نظر
کہہ رہے ہیں غلامِ غلام

آپ کے عاشقوں کی نبیؐ
خود خدائی کرے احترام

میہمانی کا اسریٰ کی شب
آسمانوں پہ ہے اہتمام

سامنے آپؐ کا روضہ ہو
اور قمر ہو میرا اختتام

نعتِ شریف

دیکھو مانا کہ دُور آپؐ ہیں
پھر بھی دل میں حضورؐ آپ ہیں

عاشقی کا سُرور آپؐ ہیں
حسن کا بھی غرور آپؐ ہیں

خالقِ کُل کا ہیں مدّعا
اور کُل کا ظہور آپؐ ہیں

کوئی مانے نہ مانے مجھے اِس سے کیا
حق ہے اللہ کا نُور آپؐ ہیں

اے قمرؔ میرا ہے یہ یقیں
ہر جگہ ہی ضرور آپؐ ہیں

نعتِ شریف

ہوتی ہے اُس پہ روز عنایت رسولؐ کی
جس دل میں ہے ازل سے محبت رسولؐ کی

وہ خوش نصیب تھے، جو صحابہ تھے آپؐ کے
تقدیر سے ملی اُنہیں صحبت رسولؐ کی

اپنی جگہ دُرست، طریقت بھی ہے مگر
کم درجہ میں نہیں ہے، شریعت رسولؐ کی

دنیا میں اک کسی بھی، جماعت کا فرد ہو
ہے ماننی ہر ایک کو، عظمت رسولؐ کی

کی ہے اطاعت آپؐ کی، جس نے جہان میں
ہو جائے گی یقیں ہے، شفاعت رسولؐ کی

جنّت میں کوئی جانہ سکے گا، بروزِ حشر
چھوڑی ہے جس نے جان کے سنت رسولؐ کی

چھوڑے نہ دامن آپؐ کا ہر گز کبھی قمرؔ
جنّت میں جانا چاہے جو اُمّت رسولؐ کی

نعتِ شریف

جانا ہے تو مدینے کو جانے کی بات کر
جاکر مدینہ پھر نہیں آنے کی بات کر

جو مٹ گیا نبیؐ پہ، خدا کو وہ پا گیا
یادِ نبیؐ میں خود کو مٹانے کی بات کر

پیشِ نگاہِ گنبدِ خضریٰ ہو صبح و شام
منظر نظر میں ایسا بٹھانے کی بات کر

مدّت سے آرزو جو ہے دل میں وہ پُوری کر
آنکھوں میں خاکِ طیبہ لگانے کی بات کر

راہِ طلب میں پیشِ نظر بے خودی رہے
کھو کر بھی اپنے آپ کو پانے کی بات کر

سُدھ بُدھ نہ کوئی باقی رہے، ہوش بھی نہ ہو
عشقِ نبیؐ میں ایسے مٹانے کی بات کر

دنیا کے ساتھ محفلِ عقبیٰ میں بھی قمرؔ
نعتِ رسولِ پاکؐ سنانے کی بات کر

نعتِ شریف

سرورِ انبیاؐ کرم کیجئے
یا حبیبِ خداؐ کرم کیجئے

شمئع نورالھدیٰ کرم کیجئے
یا رسولِ خداؐ کرم کیجئے

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ کرم کیجئے
یا شہِ دوسراؐ کرم کیجئے

ساری اُمت پکار اُٹھی ہے
عاسیوں پر صداکرم کیجئے

خاکساری کی لاج رہ جائے
سب کی ہے یہ صدا کرم کیجئے

ہے قمرؔ آپ کا ایک ادنیٰ گدا
اُس پہ شاہِ ھدیٰؐ کرم کیجئے

نعتِ شریف

جو محمدؐ کی محبّت میں مچل جاتا ہے
وہ تو دنیا میں کیا عقبیٰ میں سنبھل جاتا ہے

شانِ بطحیٰ کی بڑی شان نرالی ہوگی
اور مسلمان وہاں جانے مچل جاتا ہے

جس جگہ ہوگا کرم آقاؐ کا ہم پر لوگو
رحمتوں کا وہاں چشمہ بھی اُبل جاتا ہے

کوئی سنبھلے کہ نہ سنبھلے یہ الگ بات مگر
اُمّتی آپ کا ہر حال سنبھل جاتا ہے

اہلِ ایمان اگر نام محمدؐ سن لے
تو وہاں صلّی علیٰ نام نکل جاتا ہے

مرے سرکارؐ کا ہو جائے کرم تھوڑا سا
ہر مسلمان بھی دوذخ سے نکل جاتا ہے

اے قمرؔ وردِ زباں، نامِ محمدؐ رکھو
لکھا تقدیر کا واللہ بدل جاتا ہے

نعتِ شریف

نازشِ انس و جاں کی بات کرو
شاہِ کون و مکاں کی بات کرو

حامئ بے کساں کی بات کرو
یعنی اُس ضوفشاں کی بات کرو

کہتے ہیں جن کو مکّی اور مدنی
اُسی فخرِ جہاں کی بات کرو

جن کو کہتے ہیں ساقئ کوثر
اُس شہ لا مکاں کی بات کرو

روزِ محشر کے رحمتِ عالم
شافئع عاصیاں کی بات کرو

ذکر فخرِ زمیں کا ہے لازم
نازشِ آسماں کی بات کرو

نُور سے جن کے سب منوّر ہیں
اُس خطِ ضوفشاں کی بات کرو

ہے خدائی بھی آپ کی مداح
سرورِ لامکاں کی بات کرو

اے قمرؔ ذکر ہو شریعت کا
ناظمِ دو جہاں کی بات کرو

نعتِ شریف

گذارو وقت کو اپنے بہت قرینے سے
ملے گا تم کو مزہ خوب ایسے جینے سے

میں سر کے بل چلوں، طیبہ کی راہ میں فوراً
ملے جو مجھ کو اجازت اگر مدینے سے

وصال ہو کے تو صدیاں گذر گئیں ہیں مگر
مہک رہی ہے فضا آپ کے پسینے سے

ملے نصیب سے زمزم کہیں تو خوب پیوَ
کہ تازہ ہوتا ہے ایمان اِس کے پینے سے

ہمارا دل ہے انگوٹھی، نگینہ ہیں حضرتؐ
کہ شان باقی انگوٹھی کی ہے نگینے سے

جو ناخدا مرے آقاؐ بنیں تو کیا ڈر ہے
رہے گا دُور تلاطم مرے سفینے سے

اِسی کے صدقے میں لبطحیٰ بھی دیکھ لیتا ہوں
ہے اُنسیت مجھے حج والے اِس مہینے سے

ملے گا پیر، رسولؐ اُس کے بعد پھر اللہ
طلب کی راہ میں چل ایک ایک زینے سے

کبھی نہ آئے گی موت اے قمرؔ جسے ہرگز
وہ زندگی لئے آئیں گے ہم مدینے سے

نعتِ شریف

سُن لو فریاد شاہ اُممؐ
مجھ پہ بھی ہو کرم ہی کرم

حشر میں اے شفیع اُلاممؐ
میرا رکھ لیجئے گا بھرم

حوصلہ اِتنا کر دو عطا
ڈگمگائیں نہ میرے قدم

الاماں الاماں مصطفےٰؐ
ڈھارہا ہے زمانہ ستم

شاہِ بطحیٰؐ کی کیا بات ہے
آپؐ پر صدقے دیر و حرم

اے شہ بحر و بر اک نظر
دُور ہو جائیں سارے الم

راہِ عشقِ محمدؐ میں ہو
اے قمرؔ ہر نفس ہر قدم

نعتِ شریف

یا شہِ انبیاؐ، یا حبیبِ خداؐ یا شفیع الوریٰؐ، ہو نگاہِ کرم
رہبر و پیشوا، آپ کا ہے خدا، رحمتِ کبریاؐ، ہو نگاہِ کرم

رحمتِ دو جہاںؐ، شاہِ کون و مکاںؐ، آپ اسریٰ کی شب عرش کے میہماں
مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ یا شہِ دوسراؐ، آپ شاہِ ھدیٰؐ، ہو نگاہِ کرم

یا شفیع الاممؐ، در پہ آجائیں ہم، دور ہو یہ الم مٹ جائیں غم
آپ شمعِ ھدیٰؐ، آپ شمس الضحیٰؐ، آپ نورِ خدا، ہو نگاہِ کرم

حامیٔ بے کساں، سرورِ دو جہاںؐ، رحمتِ بے کراں، راحتِ روح و جاں
آپ عین الیقیں، سب کے حاجت روا، یا رسولِ خداؐ، ہو نگاہِ کرم

آمنہ کے جگر، اے شہِ بحر و برؐ، آپ خیر البشرؐ، کہہ رہا ہے قمر
نورِ غارِ حرا، اہلِ جود و سخا، یوں بھی روزِ جزا، ہو نگاہِ کرم

نعتِ شریف

عشقِ احمدؐ میں کٹ جائے بس زندگی، اِس سے بہتر کوئی زندگی ہے کہاں
اُن کا ہو جائے دنیا میں جو آدمی، اِس سے بہتر کوئی آدمی ہے کہاں

صدقے ہو جاؤں شیخِ طریقت کے میں، ہر حقیقت مرے سامنے آگئی
معرفت کی مرے دل میں ہے روشنی، اِس سے بہتر کوئی روشنی ہے کہاں

میں نے مانا کہ جنّت ہے سب سے حسیں، پھر بھی بطحیٰ کی گلیوں کی خوبی تو ہو
جو مدینے کے گلشن میں ہے دل کشی، اِس سے بہتر کوئی دلکشی ہے کہاں

جام کوثر کا ملتا رہے پئے بہ پئے، سبز گنبد کا منظر نظر میں رہے
ہو مدینے کے میخانے میں میکشی، اِس سے بہتر کوئی میکشی ہے کہاں

اُن کی اُلفت میں روتا رہوں عمر بھر، آستانے پر اُنکے جھکے میرا سر
عشقِ احمدؐ ہے سب سے بڑی بندگی، اِس سے بہتر کوئی بندگی ہے کہاں

خضر محالہ کی رہبری بھی مسلّم سہی، مصطفیٰؐ کی مگر بات ہی اور ہے
اپنی اُمّت کی کرتے ہیں خود رہبری، اِس سے بہتر کوئی رہبری ہے کہاں

ہوں فدائے جمالِ رُخِ مصطفیٰؐ، میرا ایمان عشقِ حبیبِ خداؐ
ہے قمر نعت گوئی میری شاعری، اِس سے بہتر کوئی شاعری ہے کہاں

نعتِ شریف

ہو کرم کی اِک نظر، یا رحمت اللعالمینؐ
شاد ہوں، شام و سحر، یا رحمت اللعالمینؐ

ہو مرا بھی ایک سر، یا رحمت اللعالمینؐ
آپ کا ہو سنگِ درِ، یا رحمت اللعالمینؐ

بس یہی اُمید لے کر، جی رہا ہوں آج تک
ہو مدینے کا سفر، یا رحمت اللعالمینؐ

سارے عالم کے مسلماں، اب پریشاں حال ہیں
لیجئے للہ خبر، یا رحمت اللعالمینؐ

آپؐ کے اذکار میں، زندگی گذرے، مگر
موت بھی ہو معتبر، یا رحمت اللعالمینؐ

سب بشر کہتے ہیں لیکن، ہے عقیدہ یہ میرا
آپ ہیں خیر البشرؐ، یا رحمت اللعالمینؐ

آپؐ کا ہے نام لیوا، ایک ادنیٰ یہ غلام
سُن لو فریادِ قمر، یا رحمت اللعالمینؐ

نعت شریف

ہے سہانا سفر، ہم مدینے چلے
ہے حسیں رہگذر، ہم مدینے چلے

ہو کرم ہی کرم، آج ہر اک قدم
ہو کوئی ہمسفر، ہم مدینے چلے

کام ہمت کا ہے، کام ہمت سے لیں
عزم ہو معتبر، ہم مدینے چلے

سبز گنبد کا منظر، نظر میں لئے
سب سے ہوں بے خبر، ہم مدینے چلے

نُور ہی نُور، چاروں طرف ہے جہاں
اب بڑھیں ہم اُدھر، ہم مدینے چلے

کارواں کے محافظ، ہیں پیارے نبیؐ
کیوں ہو خوف و خطر، ہم مدینے چلے

دل میں جو کچھ بھی ہے، وہ زباں سے کہیں
چومنے سنگِ در، ہم مدینے چلے

ہند میں اب کہاں تک، کٹے زندگی
بس یہی سوچ کر، ہم مدینے چلے

ہند میں جینا بالکل گوارا نہیں
ساتھ آؤ قمرؔ، ہم مدینے چلے

نعتِ شریف

نُورِ یزداں و کبریا ہو تم
ہے سبھی کو یہ علم، کیا ہو تم

مصطفیٰؐ اور جتبیٰؐ ہو تم
یعنی سردارِ انبیاؑ ہو تم

کیوں زباں سے کہوں، خدا ہو تم
پھر خدا سے کہاں جدا ہو تم

خضرؑ کی کس کو اب رہی حاجت
جبکہ اُمّت کے رہنما ہو تم

دے رہا ہے گواہ، قرآں بھی
سب سے ممتاز، با خدا ہو تم

اہلِ ایماں کا ہے، یقین یہی
روزِ محشر کا آسرا ہو تم

آپؐ کا ہے قمرؔ غلام ادنیٰ
اُس کے آقاؐ ہو، پیشوا ہو تم

نعتِ شریف

مقدّر سے، جو اُس در پر ہو جانا
تو سر کے ساتھ، دل کو بھی جھکانا

عجب شئے ہے، نبیؐ کا آستانا
ادب سے جھک گیا، سارا زمانا

زباں کو مِشک سے، دھو لینا پہلے
پھر اسمِ پاک، لب پر اپنے لانا

محمدؐ سب رسولوں میں ہیں افضل
کوئی پوچھے تو، قرآں سے بتانا

کہاں تھا، جسمِ نورانی کا سایا
یوں ہی منظور تھا حق کو بنانا

ظہورِ نُورِ احمدؐ، گر نہ ہوتا
نہ ہوتا دونوں عالم کا ٹھکانا

اُنھیں کے حکم کی، تعمیل تو ہے
ادا کرتے ہیں ہم جو پنجگانہ

شفاعت سے اُنہیں کے، روزِ محشر
ہمارا ہوگا، جنّت میں ٹھکانا

قمر اللہ دے توفیق تم کو
ہمیشہ نعتِ احمدؐ تم سنانا

نعتِ شریف

محترم کس قدر مدینہ ہے
سارے شہروں کا سر مدینہ ہے

رحمتوں کا نزول ہے ہر سُو
جنّتی رہگذر، مدینہ ہے

وہ بھی بے شک، نصیب والے ہیں
جن کے پیشِ نظر مدینہ ہے

اُونچا سر کر کے اس جگہ نہ چلیں
جانا یہ معتبر مدینہ ہے

بعد مرنے کے، اُس طرف ہے خُلد
جیتے جی تو، اِدھر مدینہ ہے

ہے جہاں دیکھیں گنبدِ خضریٰ
پیارا وہ کس قدر مدینہ ہے

عشقِ احمدؐ اگر ہے دل میں ترے
سر کے بل چل، جدھر مدینہ ہے

ہے درودوں کا وِرد راہوں میں
میری منزل قمرؔ مدینہ ہے

نعتِ شریف

سب رسولوں سے ہے بے شک، اونچا رُتبا آپ کا
مرتبہ کیا خوب ہے، اے شاہِ بطحیٰؐ آپ کا

ایک میں بھی ہوں، شہ بطحیٰؐ دوانہ آپ کا
آپ کی چاہت ہے دل میں، سر میں سودا آپ کا

تھی گوارا کب جدائی، اس لئے تو اپنے پاس
احتیاطاً رکھ لیا، اللہ نے سایا آپؐ کا

ایک اُنگلی کے اشارے سے ہُوا، دو ٹکڑے چاند
صرف یہ تو معجزہ ہے، ایک ادنیٰ آپؐ کا

آپ کے آداب میں، شامل ہے یہ بھی اے حضورؐ
چُوم کر کہنے لگے، جبرئیلؑ تلوا آپؐ کا

آج کل کی سائینس کو، حیراں پریشاں کردیا
فرش سے تا عرش آقاؐ جانا آنا آپ کا

آپ ہیں نورِ خدا، ہے آپ سے کُل کائنات
لوح پہ لکھا گیا ہے پہلے کلمہ آپؐ کا

اے قمرؔ ہر اُمتی کو، جان لینا چاہئے
آپ خود اللہ کے، اللہ تعالیٰ آپ کا

نعتِ شریف

اُمّت ہے اب پریشاں، او کالی کملی والے
کہتا ہے ہر مسلماں، او کالی کملی والے

موجِ بلا ہے آقا، چاروں طرف ہمارے
دے دیجئے سہارے، کہتے ہیں غم کے مارے
گھیرے ہوئے ہے طوفاں، او کالی کملی والے.....

ہے آپ کی خدائی، اور آپ کا خدا ہے
کر دو کرم محمدؐ، یہ میری التجا ہے
شاداں ہو ہر مسلماں، او کالی کملی والے.....

دنیا کے ساتھ عقبیٰ، آساں ہماری کردو
جتنی بھی مُشکلیں ہیں، وہ دُور ساری کردو
دونوں جہاں کے سلطاں، او کالی کملی والے.....

کیسے جیئے قمر بھی، لطجیٰ سے دُور رہ کر
یہ زندگی گذارے کب تک جدائی سہہ کر
اِس پر نگاہِ احساں، او کالی کملی والے.....

GHALIB ACADEMY NEW DELHI

رحمتِ ابرِ کرم

اِک نظر سرورِ دیںؐ، مجھ پہ اگر ہوجائے
زہے تقدیر! مدینے کا سفر ہوجائے

زندگی ایسے قرینے سے بسر ہوجائے
شب ہو مکّہ میں، مدینے میں سحر ہوجائے

ایک اک سانس پڑھوں اُن پہ درود اور سلام
ایسے عالم میں مری عمر بسر ہوجائے

سبز گنبد کا تصوّر ہو نظر میں ہر پل
رحمتِ ابر کرم ایسے نظر ہوجائے

اے خدا، ہے یہی اک میری تمنائے دلی
زندگی ساری مدینے میں بسر ہوجائے

جسم سے جان نکل جائے، نہیں غم کوئی
مجھے دیدار محمدؐ کا مگر ہوجائے

یا محمدؐ کہوں، وہ متوجّہ ہو جائیں
ایسی تنویرؔ صداؤں میں اثر ہوجائے

یا رسول اللہؐ

الٰہی ہر نفس مجھ کو مدینے کی زیارت ہو
جدھر دیکھوں اُدھر وہ سبز گنبد کی عمارت ہو

وہ دل، تابندہ و رخشندہ ہوگا آخری دم تک
وہ دل کیا کہیئے جس دل میں مدینے کی ارادت ہو

کریں یہ بند آنکھیں اور درِ آقا پہ جا پہنچے
خدایا تیرے اِس بندے کی اب ایسی ریاضت ہو

شہِ کون و مکاں کا نام نامی جب بھی سُن لے تو
وہ سر جھک جائے فوراً ہی کہ جس سر میں شرافت ہو

لبوں پر کلمۂ طیّب ہو، میرا دم نکل جائے
کہ راہوں میں مدینے کی مروں ایسی بشارت ہو

جہنم کا نہیں کھٹکا، قیامت کا نہیں کچھ ڈر
اُسے اِس دہر میں جس کو محمدؐ کی ضمانت ہو

بروزِ حشر جیسے یہ مری آنکھیں کھلیں آقاؐ
اُدھر ہو رحمتِ باری، اِدھر دستِ شفاعت ہو

ٹھکانہ پائے جو طیبہ میں، وہ تقدیر والا ہے
مقدّر اُس کا ہے، جس کی مدینے میں اقامت ہو

زبانِ حال سے کہتی ہوں میں یہ، یارسول اللہؐ
کہ اِس تنویرؔ کو طیبہ میں آنے کی اجازت ہو

فریاد

یا شہِ انبیاءؐ، یا رسول ِخداؐ، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا
یا شفیع الاممؐ، میرے خیرالوریٰؐ ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

یہ جُدائی کے صدمے کہاں تک سہوں، اپنی حالت زباں سے میں کیسے کہوں
اب مدینہ بُلا لینا بہرِ خداؐ، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

رنج و غم سے زمانے کے مجبور ہوں، کیا کروں میں مدینے سے بھی دُور ہوں
ہند میں رہ کے آخر ہوں میں بے نوا ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

جب اجازت ملے آؤں گی سر کے بل، بس یہی دھُن لگی ہے مجھے آج کل
دیکھوں طیبہ نگر، مکہؐ اور کربلا، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

ایک رنجیدہ ہوں میں ہوں اک غمزدہ، پہنچوں طیبہ کو میں بھی حبیبِ خداؐ
ظلم ڈھانے لگا ہے فلک ناروا، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

صدقہ دے دیجئے، جھولی بھر دیجئے، اب اِدھر اک نگاہِ کرم کیجئے
روز و شب ہے مری بس یہی التجا، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

سانس رُکنے لگی، دم بھی گھٹنے لگا، آخری وقت ہے المدد مصطفیٰؐ
میرے لب پر ہے تنویرؔ بس یہ صدا، ایک جوگن کی فریاد سُن لو ذرا

نعتِ شریف

کتنے ہیں عظمت والے حضورؐ
سب سے ہے اوّل اُن کا نُور
اُن سے پہلے تھا آپ کا نُور
آدمؑ کا تھا بعد ظہور

اُن پہ فدا ہے، جان مری
اُن کی محبت میں ہوں چُور
نامِ محمدؐ لینے سے
روح کو مل جاتا ہے سرور

حشر کے روز یقیں ہے مجھے
بخشائیں گے میرے حضورؐ
اُن کا نہ ثانی کوئی رہے
تھا یہی خالق کو منظور

دل سے قریب ہے آپ کی ذات
پھر بھی مدینے سے ہوں دُور
سب سے افضل اعلیٰ ہیں
آپ کی ذات ہے نور ہی نور

نعت ادب سے پڑھ تنویرؔ
اجر ملے گا اِس کا ضرور

تاجدارِ مدینہؐ

ادھر بھی نظر، تاجدارِ مدینہؐ
لو میری خبر، تاجدارِ مدینہؐ

تمہاری امانت، جو ہو گا سفینہ
نہ ہوگا خطر، تاجدارِ مدینہؐ

جھکاؤں گی دل کو بھی، سر جب جھکے گا
ملے سنگِ در، تاجدارِ مدینہؐ

خوشا، سبز گنبد کا منظر نظر میں
رہے عمر بھر، تاجدارِ مدینہؐ

کبھی زندگی میں تو، بطحیٰ کی جانب
ہو میرا سفر، تاجدارِ مدینہؐ

یہ کہنا سرِ حشر تنویرؔ اُن سے
نظر ہو اِدھر، تاجدارِ مدینہؐ

سلام

کملی والے شہِ مدینہ کو، غم کے مارے سلام کرتے ہیں
ارض پر سنگ، چرخ کے اُوپر، چاند تارے سلام کرتے ہیں

سُن لو فریاد، یا شہِ ذیشاں، زخمِ دل ہیں ہمارے بے درماں
سر جھکائے بصد خلوص و ادب، بے سہارے سلام کرتے ہیں

جب بھی حج کا مہینہ آتا ہے، یاد ہم کو مدینہ آتا ہے
شوقِ دل کو پسینہ آتا ہے، اشک پارے سلام کرتے ہیں

غم جدائی کا کیسے اب سہنا، ہند میں اور کتنے دن رہنا
پاس جلدی بُلا یئے آقا، بے سہارے سلام کرتے ہیں

ہم جو آقا مدینے آئیں گے، ساری رُودادِ غم سُنائیں گے
آج اشاروں میں گفتگو ہو گی، استعا رے سلام کرتے ہیں

لب پہ ہے لَا اِلٰہ اِلاّ اللہ، روح کہتی ہے یا رسول اللہؐ
دل میں ہیں جو ہمارے قرآں کے، تیس پارے سلام کرتے ہیں

تم پہ قربان ہے قمر کی جاں، ہو اِدھر بھی کرم شہِ ذیشاں
اُس کی دنیائے شوق و ارماں کے سب نظارے سلام کرتے ہیں

مثالی پیش کش

ادیبوں اور شعراء کو اُن کی تصانیف کے سلسلے میں تعاون کرنے
اورطباعت کے مراحل میں
امداد اور پیسوں کی بچت کرنے کے لئے

سعید پبلیکیشنز

مدنپلی، ضلع چتّور، آندھرا پردیش۔

آپ بھی اِس ادارہ کی خدمات حاصل کیجئے!

ہمارے یہاں ہر قسم کے مذہبی کتب اور طلباء کے لئے درسی کُتب، نوٹ بُکس کے علاوہ، اسکولوں کی تمام چیزیں انتہائی واجبی دام پر دستیاب ہوتی ہیں۔

بھارت بُک ہائوز

دکنی پیٹ، مدنپلی۔ ۵۱۷۳۲۵ ضلع چتّور، آندھرا پردیش۔

جناب **قمرؔ امینی** صاحب کی شعری تخلیقات

۱۔ طوافِ غزل (مجموعۂ غزلیات) طبع شدہ۔ قیمت: ۶۰ روپے

۲۔ نعت کی انجمن (نعتوں کا مجموعہ) ہدیہ : ۱۰ روپے

۳۔ کشکولِ قلب و نظر (زیرِ ترتیب)

With best compliments from:

SAYEED PUBLICATIONS

Bharath Book House

Daknipet, MADANAPALLE - 517 325.
Chittoor Dist. A.P.

Available:
Deeni Books, Note Books,
Urdu Guides, Stationary etc..

Bharath Graphics

IV-314-B. Daknipet,
MADANAPALLE - 517 325.
Chittoor Dist. A.P.

Visit us for
English, Urdu, Arabic, Telugu, Hindi D.T.P.
and for all Offset Printing needs.

Designed & Printed at
Bharath Graphics, Daknipet, MADANAPALLE.
Ph: 24786, Cell: 98482 96205